OPEN ACCESS
Journal of Islamic & Religious Studies
ISSN (Online): 2519-7118
ISSN (Print): 2518-5330
www.uoh.edu.pk/jirs

JIRS, Vol.:5, Issue: 1, Jan – June 2020
DOI: 10.36476/JIRS.5:1.06.2020.20, PP: 115-136

موذی جانوروں کی افزائشِ نسل

Breeding of Vicious Animals

Dr. Junaid Akbar
Assistant Professor, Department of Islamic & Religious Studies
The University of Haripur, KP, Pakistan

Dr. Sami ul Haq
Assistant Professor, Department of Islamic Studies
Shaheed Benazir Bhutto University, Sheringal, Upper Dir

Version of Record Online/Print: 29-06-2020
Accepted: 25-05-2020
Received: 31-01-2020

Abstract

The vicious animals are an important component of the echo system of our universe. The balance of the universe is based on the fact that all the elements present in it should be kept within their different limits. This study discusses in detail about the permissibility of killing the animals, those are vicious and harmful to human beings by all means. Moreover, some traditions state the act of killing the vicious animals having virtues; so how would it create a misbalance in the ecosystem if they would become extinct. The study would also highlight on the legal position in Islamic Law about breeding and building farms (whether at the governmental level or individually) for saving these species. This study concludes that the killing of animals that have been declared mustaḥabb or permissible or obligatory will be killed only if they start hurting and harming humans and other essential resources. Moreover, the true meaning of the narrations in this regard is that vicious animals in the wild arena will not be traced to kill them if they are not a real threat to humans and other resources. Eradication of vicious animals is not a good idea because the complete extinction of any element of the universe may result in the misbalance of the ecosystem and may pose a real threat to the environment and severe global changes.

Keywords: *vicious beasts, endangered species, harmful, torturing, predators, breeding, eradication, extinction, killing of animals*

CC BY

تمہید:

کائنات کا نظام ایک ترتیب کے مطابق چل رہا ہے جو خدا کی قدرت کا ایک مظہر ہے۔اللہ تعالی حکیم ذات ہے جس کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔ کبھی انسان اس پہ مطلع ہو جاتے ہیں اور کبھی وہ حکمت انسان سے پوشیدہ رہتی ہے۔سائنس تجربے و مشاہدے کی بناء پر کائنات کی تخلیقی حقیقتوں کو جاننے کا نام ہے۔[1] شریعت اسلامیہ قرآن و سنت کی روشنی میں مسائل کے حل کے لیے لازمی روڈ میپ ہے۔

اسلام مکمل ضابطہ حیات کا نام ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے تاکہ انسان دنیا میں بھی فطرت کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے بھرپور زندگی بسر کرے اور آخرت میں بھی رب کی رضا کا سرٹیفکیٹ حاصل کرسکے۔چونکہ انسان معاشرہ کا سب سے اہم جزو ہے اس لیے خالق کائنات نے معاشرتی رہنمائی کے جو اصول بھی انسان کو ودیعت کیے ہیں، ان تمام میں مرکزی حیثیت انسان کو حاصل رہی ہے اور اسی کے تحفظ و فائدہ کی خاطر اسے ہدایات دی گئی ہیں۔ان میں سے اکثر چیزوں کی اصل حکمت تک رسائی نہ ہونے کی وجہ سے انسان غلط فہمی کا شکار ہو جاتا ہے اور خود کے لیے ایسے راستے متعین کرنے کی کوشش کرتا ہے، جو اس کے لیے سراسر نقصان دہ ہوتے ہیں۔

کائنات میں پھیلی مختلف اشیاء کسی نہ کسی طریقے سے انسان کے لیے فائدہ مند اور اس کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پیدا کی گئی ہیں۔ان اشیاء میں کسی دوسرے اعتبار سے بظاہر انسان کے لیے نقصان بھی ہوتا ہے۔شریعتِ اسلامیہ ان دونوں پہلوؤں کو مد نظر رکھ کر انسان کی رہنمائی کرتی ہے۔

جانور انسان کی مختلف ضروریات پوری کرتے ہیں۔ان میں سے کچھ جانوروں کا گوشت بطورِ خوراک و غذا استعمال کیا جاتا ہے۔کچھ جانوروں سے اون، دودھ، چمڑے، باربرداری کا کام اور دوسری ضرورت کی اشیاء حاصل ہوتی ہیں۔ اسی طرح کچھ جانور ماحول میں توازن باقی رکھنے میں انسان کے لیے مفید ہوتے ہیں۔ان میں سے کچھ جانور ایسے ہیں، جن سے انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے یا وہ ہلاکت کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔کچھ زہریلے ہوتے ہیں، کچھ آدم خور ہوتے ہیں اور کچھ جانور بظاہر ہر اعتبار سے انسان کے لیے نقصان دہ ہوتے ہیں جیسے خنزیر۔اس وجہ سے شریعت اسلامیہ نے بعض صورتوں میں کچھ جانوروں کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے اور کچھ جانوروں کے قتل کرنے یا مارنے پر اجر و ثواب کی نوید سنائی ہے۔ ان باتوں پر نظر کرنے کی وجہ سے ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسے جانور جو بظاہر ہر طرح سے انسان کے لیے خطرناک یا نقصان دہ ہیں اور ان کو مارنے یا قتل کرنے پر احادیث مبارکہ میں ثواب کا بیان بھی موجود ہے۔جب ان جانوروں کی نسل ختم ہو رہی ہو تو ان کی نسل بچانے کے لیے ان کی افزائش نسل کرنا، ان کی دیکھ بھال کرنا اور ان کے فارم بنانا (حکومتی سطح پر ہو یا انفرادی طور پر) شریعت اسلامیہ کی رو سے کس حد تک جائز ہو گا۔زیر نظر مقالہ کا بنیادی محرک یہی سوال ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ ممکن حد تک اس سوال کا جواب تلاش کیا جائے۔

ضرورت و اہمیت:

انسانوں اور جنوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے، اور ان کے نظام زندگی کے تمام احکامات ان کو بتلائے ہیں، لیکن انسان اور جنات کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص حکمت اور انسانوں کی خدمت اور بلاواسطہ یا بالواسطہ فائدہ و آزمائش کے لیے مختلف قسم کے جانوروں کو بھی پیدا فرمایا ہے۔

چونکہ جانور بے زبان مخلوق ہیں، اس لیے وہ اپنی ضروریات کا اظہار نہیں کر سکتے۔ انسانوں کو ان کے ساتھ کیا سلوک و برتاؤ کرنا چاہئیے، اس کا علم اسی مقدس ہستی کے ذریعے ہو سکتا ہے جو جانوروں کی حقیقی خالق و مالک ہے اور خالق و مالک کی طرف سے بندوں کو جو ہدایات واحکام حاصل ہوتے ہیں، ان کا اصل ذریعہ وحی ہے اور وحی کے علاوہ کوئی بھی دوسرا ایسا ذریعہ نہیں جس سے جانوروں کے صحیح حقوق وآداب کا علم ہو سکے۔ کچھ جانور بعض دوسرے جانوروں کی خوراک بنتے ہیں اور پھر آگے وہ دوسرے جانوروں کی اور کچھ جانور انسانوں کی خوراک ہوتے ہیں۔ اس طرح ان میں ایک سرکل بنتا ہے۔ اسی طرح بعض موذی جانوروں سے ہمیں کیڑے مار ادویات حاصل ہوتی ہیں۔

ماحول کے توازن کو برقرار رکھنے کے لیے ہمیں پالتو، مفید و موذی ہر طرح کے جانور کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب ایسے جانور جن کو مارنے پر ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے ان کی نسل معدوم ہونے کی وجہ سے ماحول میں توازن قائم رہے گا یا نہیں اس حوالے سے شریعت مطہرہ سے رہنمائی کی ضرورت ہے تاکہ سرکاری ادارے، پرائیویٹ فرمز اور ان میں کام کرنے والے لوگوں کی پریشانی کا مداوا ہو سکے کہ یہ کام شریعت کی نظر میں کیسا ہے۔

سابقہ تحقیق کا کا جائزہ:

حلال وحرام جانور: یہ کتاب حضرت مولانا مفتی محمد فیض احمد اویسی کی تصنیف ہے۔ اس میں انہوں کے حلال جانوروں اور حرام جانوروں پر گفتگو کی ہے۔

اسلام میں حیوانات کے احکام: یہ مولانا پروفیسر محمد یوسف خان صاحب کی تصنیف ہے۔ اس میں انہوں نے حیوانات سے متعلق احکام پر تفصیلی گفتگو کی ہے۔ لیکن مذکورہ مسئلہ پر روشنی نہیں ڈالی گئی۔

جانوروں کے حقوق وآداب: یہ مولانا مفتی رضوان صاحب کی تصنیف ہے۔ جس میں انہوں نے حرام وحلال ہر دو قسم کے جانوروں کے حقوق وآداب پر تفصیلی گفتگو کی ہے لیکن اس میں مذکورہ مسئلہ پر گفتگو نہیں کی گئی۔

ارشاد الہائم فی حقوق البہائم: یہ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کا تصنیف کردہ ایک مختصر رسالہ ہے جس میں انھوں کے اجمالاً جانوروں کے حقوق بیان کیے ہیں۔

حیوانیات: محمد رمضان مرزا کی اس کتاب میں حیوانوں سے متعلق تفصیلی گفتگو کی گئی ہے لیکن مذکورہ مسئلہ یہاں بھی بیان نہیں ہوا۔

حیات الحیوان: علامہ کمال الدین الدمیری کی اس تصنیف میں حیوانوں کی خواص وفوائد پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔

Animals and Environments: by Gordon king, Animal Science, University of Guelph
Animals and Ethics: (article) published on Internet Encyclopedia of Philosophy.
Imagine a world without animals: by Jules Howard
Encyclopedia of Religion and Nature, s.v. "Dogs in the Islamic Tradition and Nature." Dr. Khaled Abou El Fadl, New York: Continuum International, 2004
Animals and Islam by A.R. Spiritual Vegan, Vegan Views 91 (Winter 2001/02)
Exposing Animals to Oxidant Gases

موذی جانور:

حدیث کی مختلف کتابوں میں مختلف قسم کے جانوروں کو قتل کرنے کے بارے میں حکم دیا گیا ہے۔ درج ذیل جانوروں کا مختلف روایتوں میں قتل کرنے کے حوالے سے بیان موجود ہے۔

درندوں اور موذی جانوروں کا بیان

نمبر شمار	جانور کا نام	ترجمہ	حدیث کی کتاب	حدیث نمبر
1	الکلب العقور	بھاؤلا/خونخوار کتا	مصنف عبد الرزاق	8374
2	الکلب العقور	کاٹ کھانے والا کتا	سنن دارمی	1718
3	الاسد	شیر	مسند ابی یعلی	5544
4	النمر	چیتا/ تیندوا	صحیح ابن خزیمہ	2666
5	الذئب	بھیڑیا/لومڑی	مسند ابی یعلی	5544
6	السبع العادی	خونی درندہ	مسند احمد	11003
7	خنزیر	سوئر	صحیح بخاری	2222

حشرات الارض کا بیان

نمبر شمار	جانور کا نام	ترجمہ	حدیث کی کتاب	حدیث نمبر
1	الحیہ	سانپ	صحیح بخاری	3136
2	الافعی	سانپ/اژدھا	مسند احمد	11772
3	الفارۃ	چوہا	سنن النسائی	/2828 2881
4	الفارۃالفویسقۃ	شرارتی چوہیا	مصنف ابن ابی شیبہ	14833
5	الغراب الابقع	چتکبرا کوا	صحیح مسلم	1198
6	الغراب العقعق	کوے جیسا رنگ دار پرندہ	سنن ابی داؤد	1846
7	الحدیا	شکرا/کوے کی قسم کا پرندہ	صحیح ابن حبان	3961
8	الحداۃ	شکرے کی مؤنث	صحیح بخاری	1731
9	الزنبور	بھڑ	مسند ابی یعلی	5544
10	العقرب	بچھو/ بھڑ	سنن ترمذی	837
11	الوزغ	چھپکلی یا اس کی نسل کا کوئی جانور	سنن البیہقی	19150
12	النملۃ	چیونٹی	صحیح مسلم	2241

موذی جانوروں کے قتل کا بیان :

خنزیر کو قتل کرنے کا حکم:

محمد بن موسی الدمیریؒ نے اپنی کتاب حیاۃ الحیوان الکبری میں علامہ خطابیؒ کا قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے اس حدیث (جس میں حضرت عیسیٰؑ کے خنزیر کو قتل کرنے کا ذکر ہے)[2] سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ خنزیر کو قتل کرنا واجب ہے اور وہ نجس

العین ہے۔ علامہ دمیریؒ مزید لکھتے ہیں کہ خنزیر سے جواز انتفاع کے بارے میں اختلاف ہے۔ایک جماعت نے اس سے انتفاع کو مکروہ قرار دیا ہے اور جن لوگوں نے اس سے انتفاع کو منع کیا ہے وہ یہ ہیں: ابن سیرین، حکم، حماد، شافعی، احمد اور اسحاق۔ اور ایک گروہ نے اس سے انتفاع کے سلسلہ میں رخصت دی ہے۔وہ یہ ہیں: حسن، اوزاعی اور اصحاب رائے۔[3]

علامہ قرطبیؒ نے سورۃ بقرۃ کی تفسیر میں لکھا ہے:

"اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ علاوہ بالوں کے پورا خنزیر حرام ہے کیونکہ بالوں سے چمڑا وغیرہ سینا جائز ہے۔"[4] البتہ خنزیر کتے سے بدتر ہے کیونکہ اس کا قتل مستحب ہے اور اس سے انتفاع کسی بھی حالت میں جائز نہیں۔ خنزیر کا جمع کرنا جائز نہیں۔ خواہ لوگوں پر حملہ کرتا ہو یا نہیں۔ اور اگر حملہ کرتا ہو تو اس کا قتل کرنا قطعی واجب ہے۔ ورنہ پھر دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اس کا قتل واجب اور دوسرے اس کا قتل جائز ہے۔ اور اس کا چھوڑنا بھی جائز ہے۔ امام شافعیؒ کا قول بھی اسی طرح ہے۔ اور اس کا جمع کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں جیسا کہ شرح مہذب میں تشریح کی گئی۔"[5]

چیونٹی کو قتل کرنا:

احادیث مبارکہ میں چیونٹی کو بھی قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے لیکن اس وقت اس کو قتل کرنا جائز ہے جب ایذاء پہنچائے۔ جیسا کہ ابوہریرہؓ کی روایت میں ہے۔ وپ رویات کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"نبیوں میں سے ایک نبی کسی درخت کے نیچے ٹھہرے، تو ان کو وہاں ایک چیونٹی نے کاٹ لیا، تو انہوں نے اپنا سامان اٹھانے کا حکم دیا، اور درخت کے نیچے سے چیونٹیوں کے گھر کو نکلوایا، پھر ان کے گھر کو آگ میں جلانے کا حکم فرمایا، تو اللہ نے ان کی طرف وحی بھیجی، کہ (اس) ایک چیونٹی کے مارنے پر ہی کیوں اکتفاء نہ کیا۔"[6]

چیونٹی کو قتل کرنے اور کسی جانور کو آگ میں جلانے سے حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے، البتہ اگر کوئی چیونٹی تکلیف پہنچائے تو اس کا قتل کرنا جائز ہے۔[7]

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ جب آپ کو چیونٹی تکلیف پہنچائے تو آپ اسے قتل کردیں۔[8] حضرت ابراہیم بن نافعؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت طاؤسؒ سے چیونٹی کے حرم میں قتل کرنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب آپ کو تکلیف پہنچائے تو اس کے قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔[9] بعض اہل علم نے فرمایا کہ چیونٹیوں کی جو نسل موذی ہوتی ہے، اس کا قتل کرنا جائز ہے،[10] اور جو موذی نہیں ہوتی،[11] اس کو قتل کرنا جائز نہیں، الّا یہ کہ ان میں سے کوئی تکلیف پہنچائے۔[12]

مکھی، مچھر، کھٹمل اور شہد کی مکھیوں کو مارنے کا بیان:

کھٹمل کو مارنا بہرحال جائز ہے کیونکہ وہ موذی جانور ہے۔[13] اسی طرح شہد کی مکھیوں کے علاوہ دوسری مکھیوں اور مچھروں کو قتل کرنا جائز ہے کیونکہ وہ خبیث جانوروں میں شامل اور انسانوں کی ایذاء کا باعث ہیں۔[14] حضرت عطاءؒ کا قول ہے کہ مکھی اور مچھر کو قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔[15]

سانپ اور بچھو کے قتل کرنے کا بیان:

سانپ اور بچھو کو نماز میں بھی قتل کرنے کا حکم دیا گیا۔[16] اسی طرح ایک موقع پر فرمایا کہ سانپ اور بچھو کو ہر حال میں

قتل کر دو۔[17]

ایک روایت میں ہے کہ جس نے سانپ کو قتل کیا، گویا کہ اس نے ایسے مشرک کو قتل کیا کہ جس کا خون حلال ہو چکا ہو۔[18] ایک روایت میں ہے کہ جس نے سانپ اور بچھو کو قتل کیا تو گویا کہ اس نے ایک کافر کو قتل کیا۔[19]

ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم سانپوں کو قتل کر دو، جس نے ان کے بدلے کا خوف کیا وہ مجھ میں سے نہیں۔[20]

ایک روایت میں آیا ہے کہ تم تمام سانپوں کو قتل کرو، سوائے جن کے وہ خالص سفید ہوتا ہے، گویا کہ وہ چاندی کی چھڑی ہے۔[21]

اس طرح کی روایات کے پیش نظر علماء کرام کا اس بات میں اختلاف ہوا ہے کہ کس قسم کے سانپ کو قتل کرنا چاہئیے اور کس قسم کے سانپ کو قتل نہیں کرنا چاہئیے۔[22] لیکن راجح یہی ہے کہ سانپ کو بہر حال قتل کرنا جائز ہے اور کوئی گناہ نہیں البتہ بعض مخصوص احادیث میں جو سانپوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے تو وہ احتیاطی حکم ہے نہ کہ وجوبی۔[23] اسی کے ساتھ کئی احادیث میں اس کا حل بھی بتلا دیا گیا ہے،[24] کہ گھر میں ظاہر ہونے والے سانپ کو قتل کرنے سے پہلے تنبیہ کر دی جائے۔[25] تنبیہ کے بعد گھر میں موجود سانپ کو قتل کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔[26]

کوا، کتا، چیل اور چوہے کے قتل کا بیان: (خمسهن فواسق)

حضرت شعبہ کی سند سے حضرت سعید بن مسیبؒ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پانچ فاسق جانوروں "سانپ، کوا جو کہ ابقع ہو، چوہا، کاٹنے والا کتا اور چیل" کو حرم اور غیر حرم میں قتل کر دیا جائے گا۔[27] اسی طرح ایک روایت میں بچھو، چیل، ابقع کوا، چوہا اور کاٹنے والا کتا (ان پانچ جانوروں) کو فواسق اور قتل کیے جانے والے جانور قرار دیا گیا۔[28]

مسند احمد کی روایت کے مطابق احرام کی حالت میں سات (7) جانوروں کے قتل کو آپ ﷺ نے جائز قرار دیا ہے۔ سانپ، بچھو، کاٹنے والا کتا، ابقع[29] کوا، چیل اور چوہا۔[30] جن احادیث میں ابقع کا ذکر نہیں، وہاں مطلق کوے کا بیان ہے، ان سے بھی ابقع ہی مراد ہے۔[31] ان جانوروں کو فاسق ان کے موذی اور طبعی طور پر خبیث ہونے کی وجہ سے کہا گیا ہے۔[32]

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"احرام میں موجود شخص چیر پھاڑ کے عادی جانوروں کو، کٹکھنے کتے کو، چوہے کو، بچھو کو، چیل کو اور کوے کو قتل کر دے گا۔"[33]

ان جانوروں کا ذکر بطور مثال کیا گیا ہے ورنہ جن میں بھی یہ علت موجود ہو کہ وہ طبیعت خبیثہ رکھتے ہوں، ان سب کا یہی حکم ہے۔[34]

خمسهن فواسق کی تشریح:

فاسق سے ہر موذی مراد لیا گیا ہے۔ محمد فواد عبد الباقی صحیح مسلم کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

"**(كلهن فاسق)** أي كل منهن فاسق أصل الفسق في كلام العرب الخروج وسمى الرجل الفاسق لخروجه عن أمر الله تعالى وطاعته فسميت هذه فواسق لخروجها بالإيذاء والإفساد عن طريق معظم الدواب وقيل

لخروجها عن حكم الحيوان في تحريم قتله في الحل والإحرام (الحدأة) وجمعها حدأ كعنبة وعنب طائر خبيث هو أخس الطير يخطف الأفراخ وصغار أولاد الكلاب وربما يخطف مالا يصلح له إن كان أحمر يظنه لحما."[35]

کتے کو قتل کرنے کا بیان:

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم فرمایا۔[36] اسی طرح عبد اللہ بن المغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم فرمایا اور (ممانعت کا سبب بیان فرماتے ہوئے) ارشاد فرمایا ان (لوگوں) کا کوئی معاملہ کتوں کو قتل کرنے کی ضرورت والا نہیں، پھر شکار (کے لئے رکھے جانے) والے کتے، اور بکریوں (کی چوکیداری کرنے والے) کتے کے بارے میں رخصت عطا فرمائی۔[37]

اسی طرح جابر بن عبد اللہؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ کتوں کو قتل کر دیا جائے، یہاں تک کہ مضافات کی طرف سے کوئی عورت اپنے کتے کے ساتھ آتی تو ہم اس کے کتے کو بھی قتل کر دیتے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا اور ارشاد فرمایا:

"تم لوگ اس خونخوار کالے کتے کو قتل کرو جس (کے چہرے) پر دو نقطے ہوتے ہیں کیونکہ وہ شیطان ہوتا ہے۔"[38]

الکلب العقور کی تشریح:

الکلب العقور سے محدثین وفقہاء کرام نے ہر موذی جانور اور درندہ مراد لیا ہے۔

"**(الكلب العقور)** قال جمهور العلماء ليس المراد بالكلب العقور تخصيص هذا الكلب المعروف بل المراد كل عاد مفترس غالبا كالسبع والنمر والذئب والفهد ونحوها ومعنى العقور العاقر الجارح (بصغر لها) أي بمذلة وإهانة"[39]

اسی طرح مسند ابو یعلی میں حضرت سفیانؒ نے الکلب العقور سے شیر، بھیڑیا اور بھڑ مراد لیے ہیں۔ "وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، قَالَ سُفْيَانُ: وَالْأَسَدُ، وَالذِّئْبُ، وَالزُّنْبُورُ الْعَقُورُ۔[40]

صحیح ابن خزیمہ میں الکلب العقور کی تشریح میں چیتے کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

"قال: «خمس من الدواب ليس على المحرم في قتلهن جناح، الغراب والحدأة والعقرب والفأرة والكلب العقور»، إلا أنه قال في حديث يعني حديث أبي هريرة «الحية والذئب والكلب العقور» حدثنا مُحَمَّد بن يحيى ثنا ابن أبي مريم بهذا، وقال: إلا أنه قال في حديثه «والحية والذئب والنمر والكلب العقور» قال ابن يحيى: كأنه يفسر الكلب العقور يقول: من الكلب العقور الحية والذئب والنمر"[41]

چوہے کے قتل کا بیان:

اسی طرح چوہے کو قتل کرنے کے بارے میں بھی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات بیدار ہوئے، چوہے نے چراغ کی بتی پکڑ رکھی تھی تاکہ رسول اللہ ﷺ کے گھر کو جلائے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو جا کر قتل کر دیا اور احرام والے اور غیر احرام والے دونوں طرح کے لوگوں کے لئے اس کے قتل کرنے کو حلال قرار دیا۔[42]

بھڑ، چھپکلی، گرگٹ، گدھ اور شکاری پرندے کے قتل کرنے کا بیان:

ام شریکؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا، اس لئے کہ یہ پھونکوں سے اس آگ کو بڑھاتا تھا جس میں حضرت ابراہیمؑ کو پھینکا گیا۔[43] آپ ﷺ نے چھپکلی کو قتل کرنے کا حکم دیا۔[44]

ان جانوروں کا ذکر بطور مثال کیا گیا ہے چنانچہ سانپ، بچھو، بھڑ، تنبوری، مچھر، کھٹمل، چوہا اور گرگٹ تو ایسے موذی جانور ہیں جو حشرات الارض میں شمار ہوتے ہیں۔ "چیل" چیر پھاڑ کرنے والا یعنی شکاری پرندہ ہے، "گدھ" کا بھی یہی حکم ہے۔ کاٹنے والا کتا درندوں میں شامل ہے۔ مخصوص کوّا نجاست خور جانور ہے۔ جو پرندہ چیر پھاڑ کرتا ہو اور انسان کو کاٹتا ہو جیسے شیر اور بھیڑیا، وہ کٹکھنے کتے کے حکم میں ہیں[45] اور اس کو قتل کرنا جائز ہے۔[46] ہر طرح کے موذی جانور کو قتل کیا جا سکتا ہے۔[47] حضرت عمر فاروقؓ نے محرم کو بھڑ کے قتل کرنے کا حکم دیا۔[48]

مذکورہ بالا جانوروں اور حشرات الارض کو قتل کرنے کے بارے میں فقہاء کرام کا بیان:

کسی جانور کو بلا ضرورت قتل کرنا جائز نہیں لیکن موذی جانوروں کو قتل کرنے کی اجازت ہے اور بعض فقہاء نے تو اسے ضروری قرار دیا ہے۔[49] ایذاء سے بچنے کے لیے موذی جانوروں کو قتل کرنا ضرورت و مصلحت میں داخل ہے لیکن ضرورت کی وجہ سے قتل کرتے ہوئے یا مارتے ہوئے جانور کو غیر ضروری تکلیف دینے سے بچنا ضروری ہے۔[50]

لیکن اگر کسی جانور کو ضرورت کی وجہ سے قتل کیا جائے جیسے: کھانے کی ضرورت یا جائز طریقہ سے علاج معالجے کی ضرورت یا کسی جانور کے موذی ہونے کی وجہ سے قتل کیا جائے تو یہ جائز ہوگا۔[51]

علامہ خطابیؒ نے فرمایا کہ موذی جانوروں کی نسل ختم کرنا یا مکمل نوع کو ختم کر دینا جائز نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالی نے انہیں کسی خاص مصلحت کے تحت پیدا کیا ہے اسی طرح ہر جانور ایک امۃ ہے جیسا کہ سورۃ انعام میں کہا گیا کہ اور ایسا کوئی زمین پر چلنے والا نہیں اور نہ کوئی دو بازوؤں سے اڑنے والا پرندہ ہے مگر یہ کہ تمہاری ہی طرح کی جماعتیں ہیں، ہم نے ان کی تقدیر کے لکھنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، پھر سب اپنے رب کے سامنے جمع کیے جائیں گے۔[52] اور ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے[53]۔

پس ان معنوں کی طرف نظر کرتے ہوئے ان موذی جانوروں کی نسل کو ختم کرنا یا مکمل نوع مٹا دینا جائز نہیں لیکن مضرت دفع کرنے کے لئے یا اس کی ایذاء سے بچنے کے لیے قتل کرنا جائز بلکہ مستحسن ہے۔[54]

اسی سے ملتی جلتی بات صاحب معالم السننؒ نے ابوداؤد کی روایت کی تشریح میں کہی ہے:

"قال أبو داود: حدثنا مسدد، قال: حَدَّثنا يزيد، قال: حَدَّثنا يونس عن الحسن عن عبد الله بن مغفَّل قال: قال رسول الله ﷺ: لو لا أن الكلاب أمة من الأمم لأمرت بقتلها فاقتلوا منها الأسود البهيم.[55]
قال الشيخ: معناه أنه كره إفناء أمة من الأمم وإعدام جيل من الخلق حتى يأتي عليه كله فلا يبقي منه باقية لأنه ما من خلق لله تعالى إلاّ وفيه نوع من الحكمة وضرب من المصلحة. يقول إذا كان الأمر على هذا ولا سبيل إلى قتلهن كلهن فاقتلوا شرارهن وهي السود البهم وأبقوا ما سواها لتنتفعوا بهن في الحراسة. ويقال إن السود منها شرارها وعُقُرها." [56]

صاحبِ سبل السلام نے فرمایا کہ موذی جانوروں کا قتل مباح ہے، واجب نہیں اور اس میں بھی تین علتوں "ایذاء، افساد اور عدم انتفاع" کا پایا جانا ضروری ہے۔[57]

علامہ شوکانیؒ نے بھی امر بالقتل کو ندب واباحت پہ محمول کیا ہے۔[58] مولانا انور شاہ کاشمیریؒ نے فرمایا کہ احادیث میں تین قسموں کے جانوروں کو قتل کرنے کی اجازت ہے۔ایک حشرات الارض، دوسرے سباع الطیور اور تیسرے دوابّ اور ان کو قتل کرنے کی وجہ ان کا ایذاء والا ہونا ہے۔[59]

مرعاۃ المفاتیح میں ہے کہ موذی جانوروں کو ان کے فسق کی وجہ سے قتل کرنے کا کہا گیا ہے اور اس کے ساتھ ان میں ایذاء دینے کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔یہ علامات کتّے میں بھی پائی جاتی ہے لیکن جب حفاظت اور شکار جیسا منافع لینا مقصود ہو تو پھر اسے پالنے اور سنبھالنے میں کوئی حرج نہیں۔[60]

فیض الباری میں علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ شوافع ایسے جانوروں کے قتل کو درست قرار دیتے ہیں جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا۔مالکیہ ایسے جانوروں کے قتل کو درست قرار دیتے ہیں جو انسان کے دشمن ہوں اور انسان کو ان سے ایذاء پہنچتی ہو۔حنفیہّ صرف ان جانوروں کے قتل کو درست قرار دیتے ہیں جن کا ذکر نص میں موجود ہے۔اس کے علاوہ ان جانوروں کے قتل کو بھی درست قرار دیتے ہیں جو انسان پہ حملہ آور ہو جائیں جبکہ مولانا فیض الحسنؒ نے مطلّقاً ہر درندہ کے قتل کو درست قرار دیا ہے۔[61]

فتاوی ہندیہ میں ہے:

"قتل الزنبور والحشرات هل يباح في الشرع ابتداء من غير إيذاء وهل يثاب على قتلهم؟ قال لا يثاب على ذلك وإن لم يوجد منه الإيذاء فالأولى أن لا يتعرض بقتل شيء منه كذا في جواهر الفتاوى." [62]

"بھڑ اور دوسرے حشرات الارض کو بغیر ان کے ایذاء دینے کے قتل کرنا مشروع ہے اور کیا ان کے قتل کرنے پہ ثواب ہو گا؟تو فرمایا کہ نہیں۔جب تک کہ ان کی طرف سے ایذاء نہ دی جائے۔اور بہتر یہی ہے کہ کسی کو قتل کرنے میں پہل نہیں کرنی چاہئیے۔"

کچھ حشرات الارض اور جانور ایسے ہیں کہ اگر ان کو قتل کرنے میں پہل نہ کی گئی تو وہ آپ کو نقصان پہنچادیں گے۔ لہٰذا ایسی صورت میں قتل میں پہل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

جانوروں کے ساتھ حسن سلوک:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

"بے شک اللہ تعالی نے رحمت کے سو حصوں میں سے ایک حصہ ان جنوں اور انسانوں اور جانوروں اور حشرات الارض کے درمیان نازل فرمایا۔پس اسی ایک حصے کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور ایک دوسرے پہ رحم کرتے ہیں، اور اسی وجہ سے جانور اپنے بچے سے محبت کرتا ہے، اور اللہ تعالی نے رحمت کے ننانوے حصوں کو مؤخر فرما لیا، جس کے ذریعے سے وہ اپنے بندوں پر قیامت کے دن رحم فرمائیں گے۔"[63]

اس سے معلوم ہوا کہ مخلوق کو رحم ،اللہ تعالی کی طرف سے تقسیم کیا ہوا ہے،لہٰذا اللہ تعالی کی اس نعمت کو صحیح صحیح استعمال کرنا اس نعمت کی قدردانی ہے اور اس کو صحیح استعمال نہ کرنا اس کی ناقدری ہے۔[64] جو شخص اللہ تعالی کی اس نعمت کو صحیح مصرف میں استعمال کرتا ہے تو وہ اللہ تعالی کی رحمت کا بھی مستحق ہوتا ہے جیسے حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو دوسرے پر رحم نہیں کرے گا، اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا۔[65]

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم فرماتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔[66]

رحم کرنے میں جانور بھی شامل ہیں۔ جو ان پر رحم نہیں کرتا وہ خود رحم کا مستحق نہیں۔ اور اسی طرح زمین والوں میں ہر طرح کے جانور[67] (موذی و غیر موذی) شامل ہیں۔ اس روایت سے جانوروں کے ساتھ رحم کرنے کی اہمیت معلوم ہوتی ہے لیکن موذی جانوروں کو قتل کرنے کا حکم رحم کے خلاف نہیں، جس طرح جہاد میں کافروں کو قتل کرنا اور قربانی میں جانوروں کو ذبح کرنا، رحم کے خلاف نہیں۔[68]

جانوروں کی نسل کشی کرنا رحم کے خلاف ہے:

موذی جانوروں کو قتل کرنا اس کی ایذاء سے اپنے آپ کو اور دوسرے کو بچانے کے لئے ہے۔ لیکن قربانی میں جانوروں کا ذبح کرنا، جہاد میں کافروں کو قتل کرنا اور موذی جانوروں کو قتل کرنا ان کی نسل کشی کے لیے نہیں ہوتا۔ نسل کشی کرنا رحم کے خلاف ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابو القاسم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ (اللہ کی مخلوق پر) شفقت صرف بد بخت سے ہی چھینی جاتی ہے۔[69]

مطلب یہ کہ جس کے دل میں مخلوق کی طرف سے شفقت نہ ہو تو وہ بد بخت اور محروم القسمت ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے رحم کیا، اگرچہ ذبح کئے جانے والے جانور پر ہی کیوں نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر رحم فرمائیں گے۔[70]

اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ ان بے زبان جانوروں کے سلسلہ میں اللہ تعالی سے ڈرو۔[71] بے زبان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جانور اپنی بھوک پیاس اور تکلیف اور دوسری ضروریات کا انسان کے سامنے اپنی زبان سے اظہار نہیں کرپاتے۔ اس لیے جانور انسان سے زیادہ رحم اور توجہ کے مستحق ہیں کہ انسان خود سے ان کی رحمت و آرام خیال رکھے اور ان کے دکھ، درد اور تکالیف سے بچانے کا اہتمام کرے۔[72]

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے ہر چیز میں احسان کرنا فرض کیا ہے، اس لئے جب تم لوگ کسی جانور کو مارو تو اچھے طریقے سے مارو اور جب ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو۔[73]

اسی طرح حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہاری ان چیزوں کو معاف کر دیا گیا جو تم جانوروں کے ساتھ کرتے ہو، تو بلا شبہ تمہاری بہت بڑی مغفرت کر دی گئی۔[74]

مطلب یہ کہ عام طور پر انسانوں کی طرف سے جانوروں کو جو تکلیف پہنچتی ہے اور ان کے حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو یہ بہت بڑا جرم اور گناہ ہے اور اس کی تلافی آسان نہیں۔[75]

اسی طرح ایک روایت امام حاکمؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کی ہے کہ تمام مخلوقات کو قیامت کے دن جمع کیا جائے گا، چوپایوں کو بھی، اور دوسرے جانوروں کو بھی، پرندوں کو بھی اور ہر چیز کو۔ پس اللہ تعالی کے عدل و انصاف سے بے سینگ والا جانور بھی سینگ والے جانور سے اپنا حق حاصل کرے گا۔[76]

اسی طرح امیر المؤمنین حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جانور کے ساتھ احسان اور بھلائی یہ ہے کہ اس کو مذبح تک کھینچ کر نہ لے جایا جائے۔ (مجلۃ الجامعۃ الاسلامیۃ، حقوق الحیوان 11/461)

کتے کے ساتھ احسان کرنے کی وجہ سے بخشش کا بیان:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بدکار عورت کی بخشش صرف اس وجہ سے کی گئی کہ ایک مرتبہ اس کا گزر ایک ایسے کنویں پر ہوا جس کے قریب ایک کتا کھڑا پیاس کی شدت سے ہانپ رہا تھا اور قریب تھا کہ وہ پیاس کی شدت سے ہلاک ہو جائے، کنویں سے پانی نکالنے کو کچھ تھا نہیں، اس عورت نے اپنا چرمی موزہ نکال کر اپنی اوڑھنی سے باندھا اور پانی نکال کر اس کتے کو پلایا، اس عورت کا یہ فعل بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوا اور اس عورت کی بخشش کر دی گئی۔[77]

اسی سے پہلے والی روایت میں جب آپ ﷺ نے اس آدمی کی بخشش کی خبر سنائی تو صحابہ کرامؓ نے سوال کیا کہ کیا ہمارے لیے ان جانوروں میں بھی اجر ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر تر جگر والے میں اجر ہے۔[78]

بلی کو ایذاء پہنچانے پر عذاب کا بیان:

حضرت امام بخاریؒ نے روایت نقل کی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو اس لئے عذاب دیا گیا کہ وہ بلی کو باندھ کر رکھتی تھی، نہ کھلاتی، نہ پلاتی اور نہ اس کو چھوڑ دیتی کہ چر چُگ کے کھائے۔[79]

بلی کے بارے میں فقہاء کرام نے کہا ہے کہ اگر وہ کبوتروں اور مرغیوں کو کھا جاتی ہو تو اس کو قتل کرنا جائز ہے۔[80]

فقہاء نے یہ بھی فرمایا کہ اگر اسے قتل کرنا پڑ جائے تو اسے شرعی طریقے سے ذبح کرنا چاہئیے۔[81]

جانوروں کو آپس میں لڑانا:

آپ ﷺ نے جانوروں کو بے جا پریشان کرنے سے منع فرمایا ہے اور صرف پالتو جانوروں کو ہی نہیں بلکہ غیر پالتو جانوروں کو بھی مارنے، پیٹنے اور پریشان کرنے کی ممانعت فرمائی ہے چنانچہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے۔[82]

جانوروں سے نرمی اور رحم دلی کرنے کا بیان:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو انسان کسی چڑیا یا اس سے بھی چھوٹے جانور کو بغیر اس کے حق کے قتل کرے گا، اللہ اس سے اس کے بارے میں باز پرس کرے گا۔ عرض کیا گیا کہ اللہ کے رسول اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو ذبح کرلے، اس کو کھالے (اگر حلال ہو) اس کے سر کو نہ کاٹے کہ اس پر نشانہ بازی کرے۔[83] اسی مضمون کی روایت حضرت شرید بن سوید ثقفیؓ[84] اور عمر بن یزید[85] سے بھی مروی ہے۔ اسی طرح حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی جاندار چیز کو نشانہ بازی کا ذریعہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔[86] ایک روایت میں آپ ﷺ نے شہد کی مکھی، چیونٹی، لٹورے اور ہدہد کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔[87] بعض روایات میں مینڈک کا ذکر بھی ہے۔[88]

ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان بے زبان چوپایوں کے سلسلے میں اللہ سے ڈرو۔[89] اسی طرح ایک موقع پر آپ ﷺ نے چوپائے یا غیر چوپائے کو قتل کے لئے باندھ کر کھڑا کرنے سے منع فرمایا ہے۔[90] جانور کا مثلہ کرنے والے پر آپ ﷺ نے لعنت فرمائی۔[91] فقہاء کرام نے جانوروں کو بلا ضرورت ڈرانا، دھمکانا، مارنا اور بے جا تکلیف پہنچانا ناجائز قرار دیا ہے۔[92]

ان تمام روایتوں سے معلوم ہوا کہ جہاں موذی جانوروں کو قتل کرنے کا حکم ہے۔ وہیں ان جانوروں کے ساتھ احسان،

رحم کرنے اور حسن سلوک کرنے کا بھی حکم ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بلاضرورت کسی چھوٹے سے چھوٹے جانور کو بھی قتل کرنا منع ہے اور قیامت کے دن اس کا مواخذہ ہوگا۔

موذی اور حرام جانوروں سے انتفاع کی صورتیں فقہاء کی نظر میں :

خنزیر کے علاوہ باقی تمام موذی و حرام جانوروں کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔لہٰذا اس سے بنی ہوئی تمام مصنوعات کا استعمال درست ہے۔اسی طرح خنزیر کے علاوہ باقی تمام جانوروں کے ہڈی، پٹھہ، سینگ، بال اور اون قابل استعمال ہیں کیوں کہ ان میں حیات سرایت نہیں کرتی۔[93]

خنزیر سے متعلق احکام:

خنزیر کی چربی جس دواء میں ملی ہو اُس کا استعمال کرنا عام حالات میں جائز نہیں ہے البتہ اگر ایسی اضطراری حالت ہوجائے کہ طبیب حاذق (ماہر دیندار ڈاکٹر) یہ کہہ دے کہ دنیا میں اِس کے علاوہ کوئی علاج نہیں ہے تو سخت مجبوری کے وقت اُس دواء کے استعمال کی گنجائش ہوگی۔[94]

"أختلف في التداوی بالمحرم، وظاهر المذهب المنع، وقيل: يرخص إذا علم فيه الشفاء ولم يعلم دواء آخر كما رخص الخمر للعطشان، وعليه الفتوی"[95]

خنزیر کی چربی صابون میں پڑنے کے بعد اس کی ذات اور حقیقت و ماہیت تبدیل ہوجاتی ہے، نیز اس میں عموم بلویٰ بھی ہے، اس لئے اس کا استعمال جائز ہے۔ تاہم یہ واضح رہے کہ یہ مجبوری کی صورت میں ہے، چنانچہ اگر کسی پراڈکٹ کو بناتے وقت حلال اجزاء موجود ہیں، تو اس کی موجودگی میں خنزیر کے اجزاء کو قصداً استعمال کرنا جائز نہیں۔[96]

"ويطهر زيت نجس يجعله (صابوناً) به يفتیٰ للبلویٰ الخ (درمختار) وعبارة المجتبیٰ جعل الدهن النجس في صابون يفتی بطهارته لأنه تغيير و التغيير يطهر عند مُحَّد رحمه الله ويفتی به للبلویٰ (إلی قوله) ثم رأيت في شرح المنية ما يؤيد الأول حيث قال وعليه يتفرع ما لو وقع إنسان أو كلب في قدر الصابون فصار صابوناً يكون طاهراً لتبدل الحقيقة الخ. ثم اعلم أن العلة عند مُحَّد رحمه الله هي التغير وانقلاب الحقيقة وأنه يفتی به للبلویٰ كما علم مما مر (لا) يكون نجساً (رماد قدر)...(ولا ملح كان حماراً) أو خنزيراً ولا قذر وقع في بئر فصار حمأة لانقلاب العين، به يفتیٰ"[97]

جانور معاشرہ کی ضرورت اور فائدہ سے خالی نہیں:

اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کے جانور بنائے اور قرآن کریم میں ان جانوروں کے مختلف قسم کے فوائد بھی بیان کیے ہیں۔ سورۃ انعام میں فرمایا:

"اللہ نے چوپایوں میں بوجھ اٹھانے والے بھی پیدا کیے اور زمین سے لگے ہوئے بھی پیدا کیے۔ پس اللہ کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔"[98]

اسی طرح سورۃ نحل میں فرمایا:

"چوپایوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا، ان میں تمہارے لیے گرمی حاصل کرنے کا سامان اور بہت سے (دوسرے)

فائدے بھی ہیں، اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے ہو، اور جب شام کو انہیں لاتے ہو اور صبح کو چرانے لے جاتے ہو تو ان سے تمہاری عزت وشان ہے۔اور (دور دراز) شہروں میں جہاں تم سخت مشقت کے بغیر نہیں پہنچ سکتے وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ بے شک تمہارا رب نہایت شفقت والا اور مہربان ہے۔اور اسی نے گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کیے تا کہ تم ان پر سوار ہو اور (وہ تمہارے لیے) رونق وزینت (بھی ہیں) اور وہ (اور چیزیں بھی) پیدا کرتا ہے جن کی تم کو خبر نہیں۔"[99]

اس آیت کریمہ میں جانوروں سے گرمی حاصل ہونے اور بہت سے دوسرے فوائد کا ذکر کیا گیا ہے۔ "بعض کو تم کھاتے ہو" اس بات سے ان جانوروں کے فوائد کا بیان بھی معلوم ہو گیا جن کو کھانا حلال نہیں۔

اسی سورت میں ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

"اللہ ہی نے تمہارے لیے گھروں کو رہنے کی جگہ بنایا اور اللہ ہی نے چوپایوں کی کھالوں سے تمہارے لیے گھر بنائے، جن کو تم ہلکے دیکھ کر سفر اور حضر میں کام میں لاتے ہو اور ان کی اون، پشم اور بالوں سے تم اسباب اور برتنے کی چیزیں (بناتے ہو جو) مدت تک (کام دیتی ہیں)۔"[100]

اسی طرح سورۂ حج میں سورج، چاند، ستاروں ،انسانوں اور جانوروں کا اللہ کی عبادت/سجدے کرنے کا ذکر کیا گیا۔[101]

سورۂ مؤمنون میں فرمایا:

"چوپایوں میں تمہارے لیے عبرت کا سامان بھی موجود ہے۔اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو۔[102]

ان تمام آیتوں اور اس کے علاوہ بعض دوسری آیات[103] میں بھی اللہ تعالی نے چوپایوں، مویشیوں اور مطلق جانوروں کے فوائد وثمرات اور ان میں عبرت و موعظت کا ذکر کیا ہے، جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ نے تمام جانور (موذی وغیر موذی) اور حشرات الارض انسان کی مختلف ضروریات پوری کرنے کے لیے پیدا فرمائے ہیں۔

ماحول میں توازن:

اسلام نے ماحولیاتی توازن کو فطرت کا تقاضا قرار دیا ہے۔کائنات کو انسانیت کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے جو بالواسطہ یا بلا واسطہ انسان کی خدمت گار ہے۔ انسان اللہ کا خلیفہ و نائب اور فطرت کا امین ہے اس کے لیے انسان کو دیگر مخلوقات کے ساتھ ہم آہنگی بنائے رکھنی چاہیئے۔ قدرتی ماحول کی بقا اور نمو کے لیے کوششیں کرنا، انسان کی ذمہ داری میں شامل ہے۔اس لیے موذی جانوروں کی نسل معدوم کر دینا، قدرتی ماحول کے توازن میں خلل پیدا کرنا ہے۔[104] امام ابو یوسفؒ کا فرمان ہے کہ جو شخص قدرتی ماحول کو ٹھیک طرح سے نہیں سمجھتا، اسلامی شریعت کے نفاذ کے مناسب طریقہ کار کو بھی نہیں سمجھ سکتا۔[105]

ماحول کی تباہی و بربادی کے لیے اس سے زیادہ اور کوئی بات خطرناک نہیں ہو سکتی کہ انسان فطرت پر اپنے تصرف کو خدائی ہدایات سے بے نیاز ہو کر استعمال کرے۔[106]

کائنات کی ہر چیز دوسرے پر انحصار کرتی ہے:

کائنات میں توازن ایک سرکل کی صورت میں ہے۔ ہر چیز کے درمیان ایک دوسرے پر انحصار کا تعلق ہے۔ کسی ایک کے نہ ہونے سے توازن بگڑتا ہے۔اس میں خلل واقع ہوتا ہے۔ تمام مخلوقات ایک دوسرے کے ساتھ مضبوط بندھن میں بندھی ہوئی اور ایک عالمی نظام سے جڑی ہوئی ہیں۔ عزالدین عبد السلام کہتے ہیں کہ "معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ نے اپنی مخلوقات کو ایک

دوسرے پر انحصار کرنے والا بنادیا تاکہ ہر گروہ دوسرے گروہ کی فلاح و بہبود میں تعاون کرے۔[107]

خدا تعالیٰ نے کائنات میں موجود ہر چیز ایک خاص مقصد کے تحت پیدا کی ہے اور ہر چیز اپنے مقصد بر آری میں لگی ہوئی ہے۔ ان میں موذی جانور بھی شامل ہیں جو ایک خاص مقصد کے تحت پیدا کیے گئے ہیں اور وہ بھی خدا کی منشا و رضا کے مطابق اپنے اس کام میں مصروف ہیں۔ قرآن کریم انسان کو مختلف جانوروں سے حاصل ہونے والے فائدے گنوانے کے ساتھ جانوروں کے حقوق بھی انسان پر عائد کرتا ہے۔ اس کائنات کے تمام اجزاء روشنی، ہوا، پانی، مٹی، چٹانیں، عناصر، نباتات و حیوانات وغیرہ بحیثیت مجموعی تمام مخلوقات اپنے اندر کچھ مقصد اور اقدار رکھتی ہیں۔ اشیاء کی اپنی ذاتی قدر، چونکہ وہ خالق کی تخلیق ہیں اور اس کی اطاعت و فرماں برداری اور تسبیح و تحمید کرتی ہیں اور بحیثیت مجموعی ماحولیاتی نظام میں ان کی قدر و قیمت، نیز انسان کے لیے روحانی بقا اور مادی وسائل کے لحاظ سے ان کی افادیت مسلم ہے۔[108]

جانور معاشرے کی ضرورت سائنس کی نظر میں:

موذی و غیر موذی ہر طرح کے جانور، حشرات اور پرندے معاشرہ میں توازن قائم کرنے کے ساتھ ساتھ داخلی و خارجی طور پر انسان کے لیے بہت مفید ہے۔

> ***Pig and Temperature Regulation:*** *Bracke reviewed 66 research papers on wallowing behavior in pigs, wild boar and other wallowing species. Many of the papers explored theories of why animals wallow, from sun protection to parasite removal to temperature regulation.*[109]
> ***Plants Benefit from Animals****: Animals are used by some plants to disperse seeds. Some animals can eat other plant-eating animals. Bees and other insects help pollinate flowers. Earthworms aerate the soil so that the roots of plants can better obtain oxygen. Relationships between animals and plants are complicated. The food chain begins with the Sun shining on plants. The plants use sunlight for energy to make food. The plants are at the base of the food chain. The plants are eaten by various types of animals. A particular type of plant may be eaten by more than one type of animal. In addition, a particular type of animal may be eaten by different types of animals. Some food chains share components. A given plant or animal may be found in more than one food chain. These interconnected food chains form a food web.* [110]

جانوروں کے ایمیزون کے ماحولیاتی نظام پر اثرات:

یہ تحقیق نیچرل جیوسائنس نامی جریدے میں شائع ہوئی ہے۔

برطانیہ میں سائنسدانوں کی ایک ٹیم نے ریاضی کا ایک ایسا ماڈل تیار کیا ہے جس کے ذریعے بڑے جانوروں کی، جن کے جسم کا وزن چوالیس (۴۴) کلو گرام سے زیادہ ہو، نسل ختم ہونے سے ایمیزون کے ماحولیاتی نظام پر پڑنے والے اثرات کا حساب لگایا جا سکتا ہے۔ اس ریاضی کے ماڈل کے ذریعے کی گئی حساب کے نتائج کے مطابق بڑے جانوروں کی نسل فنا ہونے سے ایمیزون میں فاسفورس کے پھیلاؤ میں اٹھانوے (۹۸) فیصد کمی آئی۔ آج کرۂ ارض پر مٹی میں غذائی اجزا کے ترسیل کا دارومدار دریاؤں اور ہوا میں موجود غذائی اجزاء پر ہے۔ سائنس دانوں نے لکھا کہ اس سے مشرقی ایمیزون میں فاسفورس میں انتہائی کمی آئی اور اس کی

مقدار شاید اب بھی مزید کم ہو رہی ہے۔ دودھ دینے والے جانوروں کے جسم میں فاسفورس دوسرا بڑا معدنی جزء ہے جبکہ ان جانوروں کے جسم میں سب سے بڑا معدنی جزء کیلشیئم ہے۔[111]

بچھو اور سانپ کے زہر کے فوائد:

بچھو کا زہر یوں تو انتہائی خطرناک ہوتا ہے اور یہ انسان کو لمحوں میں ناقابل تلافی نقصان پہنچا سکتا ہے، تاہم اگر اس زہر کے مالیکیولز کو توڑ دیا جائے تو یہ زہر کئی بیماریوں کی دوا بھی بن سکتا ہے۔ تجربہ گاہ میں اس زہر کو کیمیائی عمل سے گزارنے کے بعد یہ دوا کی صورت اختیار کر جاتا ہے جو مختلف اقسام کے کینسر اور دل کی منتقلی کے مریضوں کی مسیحائی کر سکتی ہے۔[112] سانپوں کا زہر مختلف قسم کی بیماریوں کے لیے دوا کے طور پر کام آتا ہے۔[113]

جانوروں کے بغیر زندگی ادھوری ہے:

جانوروں کے بغیر یہ دنیا بالکل بھی انسانوں کے رہنے کی جگہ نہیں رہے گی گویا کہ جانور صرف انسانی حیات کے لیے ہی نہیں بلکہ اس کائنات کے لیے بھی از حد ضروری ہیں۔[114] جانوروں کا فضلہ اور زمین کے اندر پائے جانے والے مختلف اقسام کے جانور ان پودوں کی نشو ونما کے لیے نہایت ضروری ہیں جو فضا کے اندر پھیلنے والی زہریلی گیسوں کو جذب کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔[115] مختلف جانوروں کا جسم فضا میں مختلف قسم کی گیسوں میں توازن اور فضا میں درجہ حرارت میں اعتدال پیدا کرنے کے لیے نہایت موزوں ہے۔[116]

نتائج:

اس تمام بحث سے درج ذیل نتائج حاصل ہوتے ہیں:

1. موذی جانور اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں جن کی تخلیق کسی نہ کسی حکمت کے تحت کی گئی ہے۔
2. کائنات میں توازن کی بقا اس امر پر منحصر ہے کہ اس میں موجود تمام عناصر کو ان کی فطری حدود میں برقرار رکھا جائے، اس میں کسی قسم کا بگاڑ کائناتی توازن کو درہم برہم کر سکتا ہے۔
3. جن جانوروں کے قتل کو مستحب یا مباح یا واجب قرار دیا گیا ہے، انہیں اس وقت قتل کیا جائے گا جب وہ ایذاء دینے لگیں۔
4. موذی جانوروں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ اگر وہ سامنے آ جائیں تب ان کو مار ڈالنا جائز ہو گا۔
5. موذی جانوروں کی نسل ختم کرنے کے اقدامات بھی درست نہیں ہیں کیونکہ کسی بھی ایک عنصرِ کائنات کے بالکل معدوم ہو جانے سے ماحول کا توازن بگڑنے کا خطرہ ہوتا ہے۔
6. موذی جانور انسان کے لیے مفید اور ضروری ہیں کیوں کہ ان کے معدوم ہو جانے کی صورت میں انسانی حیات کو بہت سے خطرات لاحق ہونے کا قوی اندیشہ موجود ہے۔
7. حیاتِ انسانی کو خطرات لاحق ہونے کی صورت میں شرائط کی پابندی کے ساتھ جانوروں کی افزائش نسل کے لیے اقدامات کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

(References) حوالہ جات

[1] ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری، سائنسی انکشافات قران و حدیث کی روشنی میں، ص: ۳۳
Dr. Ḥāfiz Ḥaqqānī Mian Qādrī, Sā'insī Inkishafāt: Qur'ān o Ḥadīth kī Roshnī me, p: 33

[2] البخاری، محمد بن اسماعیل، الادب المفرد بالتعلیقات، مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، الریاض، طبع اول، ۱۹۹۸ء، حدیث نمبر: ۲۲۲۲
Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, *Al Adab al Mufrad,* (Riyadh: Maktabah al Ma'ārif lil Nashr wal Tawzī ', 1st Edition, 1998), Ḥadīth # 2222

[3] الدمیری، محمد بن موسی، حیاۃ الحیوان الکبری، دار الکتب العلمیۃ بیروت، طبع ثانی، ۱۴۲۴ھ، ۱ : ۴۲۴
Al Damīrī, Muḥammad bin Mūsa, *Ḥayāt al Ḥayawān al Kubra,* (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 2nd Edition, 1424), 1: 424

[4] القرطبّی، محمد بن احمد، الجامع لاحکام القران، دار الکتب المصریۃ، قاہرہ، طبع ثانی، ۱۹۶۴ء، ۲: ۲۲۳
Al Qurṭabī, Muḥammad bin Aḥmad, *Al Jami' li Aḥkām al Qur'ān*, (Egypt: Dār al Kutub al Miṣriyyah, 2nd Edition, 1964), 2: 223

[5] الدمیری، محمد بن موسی، حیاۃ الحیوان الکبری، ۱: ۴۲۷-۴۲۵
Al Damīrī, Muḥammad bin Mūsa, *Ḥayāt al Ḥayawān al Kubra,* 1: 425 - 427

[6] البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، دار طوق النجاۃ، طبع اول، ۱۴۲۲ھ، حدیث نمبر: ۲۷۹۶، ۳۰۷۲
Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ Al Bukhārī, (Dār Ṭawq al Najah, 1st Edition, 1422), Ḥadīth # 2796, 3072

[7] الطحاوی، احمد بن محمد بن سلامۃ، شرح مشکل الاثار، مؤسستہ الرسالۃ، طبع اول، ۱۴۹۴ھ، ۲: ۳۳۳
Al Ṭaḥāvī, Aḥmad bin Muḥammad bin Salamah, *Sharḥ Mushkil al Āthār,* (Beirut: Mo'assasah al Risālah, 1st Edition, 1494), 2: 333

[8] الصنعانی، عبد الرزاق بن ہمام، المصنف، المجلس العلمی انڈیا، طبع ثانی، ۱۴۰۳ھ، حدیث نمبر: ۸۴۱۶
Al Ṣan'ānī, 'Abd al Razzāq bin Humām, *Al Muṣannaf,* (India: Al Majlis al 'Ilmī, 2nd Edition, 1403), Ḥadīth # 8416

[9] ابن ابی شیبۃ، عبد اللہ بن محمد، المصنف فی الاحادیث والاثار، مکتبۃ الرشد ریاض، طبع اول، ۱۴۰۹ھ، حدیث نمبر: ۱۳۴۳۳
Ibn Abī Shaybah, 'Abdullah bin Muḥammad, *Al Muṣannaf fil Aḥādīth wal Āthār,* (Riyadh: Maktabah al Rushd, 1st Edition, 1409), Ḥadīth # 13433

[10] لجنتہ علماء برئاسۃ نظام الدین البلخی، الفتاوی الہندیۃ، دار الفکر، طبع ثانی، ۱۳۱۰ھ، ۵: ۳۶۰
Committee of 'Ulamā' Supervised by Niḍām al Dīn al Balkhī, *Al Fatāwa al Hindiyyah,* (Beirut: Dār al Fikr, 2nd Edition, 1310), 5: 360

[11] ابو المعالی، محمود بن احمد، المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اول، ۲۰۰۴ء، ۵: ۳۸۰
Abū al Ma'ālī, Maḥmūd bin Aḥmad, *Al Muḥīṭ al Burhānī fil Fiqh al No'mānī,* (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1st Edition, 2004), 5: 380

[12] مفتی محمد رضوان، جانوروں کے حقوق و اداب، ادارہ غفران راولپنڈی، طبع اول، ۲۰۱۰ء، ص: ۱۴۰
Muftī Muḥammad Rizwan, *Jānwaroon k Ḥaqūq o Ādāb,* (Rawalpindi: Idārah Ghufrān, 1st Edition, 2010), p: 140

[13] ملا علی قاری، مرقاۃ المفاتیح، دار الفکر، بیروت، طبع اول، ۲۰۰۲ء، ۷: ۲۶۶۲
Mulla ʻAlī Qārī, *Mirqāt al Mafātīḥ*, (Beirut: Dār al Fikr, 2nd Edition, 2002), 7: 2662

[14] مفتی محمد رضوان، جانوروں کے حقوق و آداب، ص: ۱۴۱
Muftī Muḥammad Rizwan, *Jānwaroon k Ḥaqūq o Ādāb*, p: 141

[15] ابن ابی شیبۃ، المصنف فی الاحادیث والاثار، حدیث نمبر: ۱۳۴۳۷
Ibn Ab ī Shaybah, *Al Muṣannaf fil Aḥādīth wal Āthār*, Ḥadīth # 13437

[16] الصنعانی، عبد الرزاق بن ہمام، المصنف، حدیث نمبر: ۱۷۵۴
Al Ṣan'ānī, ʻAbd al Razzāq bin Humām, *Al Muṣannaf*, Ḥadīth # 1754

[17] ایضاً، حدیث نمبر: ۱۷۵۵
Ibid., Ḥadīth # 1755

[18] ابو یعلی، احمد بن علی، مسند ابی یعلی، دار المامون للتراث، دمشق، طبع اول، ۱۹۸۴ء، حدیث نمبر: ۵۱۹۸
Abū Ya'la, Aḥmad bin ʻAlī, *Musnad Abī Ya'la*, (Damascus: Dār al Ma'mūn lil Turāth, 1984, Ḥadīth # 5198

[19] الطبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر، مکتبۃ ابن تیمیہ، قاہرہ، طبع ثانی، حدیث نمبر: ۹۶۲۹
Al Ṭabrānī, Sulaymān bin Aḥmad, *Al Mu'jam al Kabīr*, (Cairo: Maktabah Ibn Taymiyyah, 2nd Edition), Ḥadīth # 9629

[20] النسائی، احمد بن شعیب، السنن الکبری، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ حلب، طبع ثانی، ۱۹۸۶ء، حدیث نمبر: ۳۱۳۹
Al Nasa'ī, Aḥmad bin Sho'ayb, *Al Sunan al Kubra*, (Aleppo: Maktab al Maṭbū'āt al Islāmiyyah, 2nd Edition, 1986), Ḥadīth # 3139

[21] ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، دار الرسالۃ العالمیۃ، طبع اول، ۲۰۰۹ء، حدیث نمبر: ۵۲۶۳
Abū Dāwūd, Sulaymān bin Asha'th, *Al Sunan*, (Dār al Risālah al ʻĀlamiyyah, 1st Edition, 2009), Ḥadīth # 5263

[22] المنذری، عبد العظیم بن عبد القوی، الترغیب والترھیب، مکتبۃ مصطفی البابی الحلبی مصر، طبع سوم، ۱۹۶۸ء، ۳: ۶۲۷
Al Mundharī, ʻAbd al ʻAẓīm bin ʻAbd al Qawī, *Al Targhīb wal Tarhīb*, (Egypt: Maktabah Muṣṭafa al Bābī al Ḥalabī, 3rd Edition, 1968), 3: 627

[23] مفتی محمد رضوان، جانوروں کے حقوق و آداب، ص: ۱۵۹
Muftī Muḥammad Rizwan, *Jānwaroon k Ḥaqūq o Ādāb*, p: 159

[24] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، دار احیاء التراث العربی بیروت، حدیث نمبر: ۵۹۷۷
Muslim bin Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, (Beirut: Dār Iḥyā' al Turath al ʻArabī), Ḥadīth # 5977

[25] ابن حبان، محمد بن حبان، صحیح ابن حبان، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، طبع ثانی، ۱۹۹۳ء، حدیث نمبر: ۶۱۵۷
Ibn Ḥibbān, Muḥammad bin Ḥibbān, *Ṣaḥīḥ Ibn Ḥibbān*, (Beirut: Mo'assasah al Risālah, 2nd Edition, 1993), Ḥadīth # 6157

[26] المناوی، عبد الرؤوف بن تاج العارفین، فیض القدیر، المکتبۃ التجاریۃ الکبری مصر، طبع اول، ۱۳۵۶ھ، ۱: ۴۰۱
Al Manāwī, ʻAbd al Ra'ūf bin Tāj al ʻĀrafīn, *Fayḍ al Qadīr*, (Egypt: Al Maktabah al Tijāriyyah al Kubra, 1st Edition, 1356), 1: 401

[27] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، حدیث نمبر: ۲۹۱۹
Muslim bin Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, 2919

[28] ابن حبان، صحیح ابن حبان، حدیث نمبر: ۵۶۳۳
Ibn Ḥibbān, Muḥammad bin Ḥibbān, *Ṣaḥīḥ Ibn Ḥibbān*, Ḥadīth # 5633

[29] ابقع اس کوے کو کہا جاتا ہے جو نجاست کھانے اور لوگوں کو تکلیف پہنچانے کا عادی ہو۔

[30] احمد بن حنبل، مسند احمد، مؤسسۃ الرسالۃ، طبع اول، ۲۰۰۱ء، حدیث نمبر: ۲۶۱۳۲

Aḥmad bin Hambal, *Al Musnad*, (Beirut: Mo'assasah al Risālah, 1st Edition, 2001), Ḥadīth # 26132

[31] ابن خزیمہ، محمد بن اسحاق، صحیح ابن خزیمہ، المکتب الاسلامی، طبع سوم، ۲۰۰۳ء، ۲: ۱۲۶۳

Ibn Khuzaymah, Muḥammad bin Isḥāq, *Ṣaḥīḥ Ibn Khuzaymah*, Al Maktab al Islāmī, 3rd Edition, 2003),

[32] المناوی، فیض القدیر، ۳: ۴۵۳

Al Manāwī, *Fayḍ al Qadīr*, 3: 453

[33] الترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، مکتبۃ مصطفیٰ البابی الحلبی مصر، طبع ثانی، ۱۹۷۵ء، حدیث نمبر: ۷۶۷

Al Tirmadhī, Muḥammad bin 'Esa, *Al Sunan*, (Egypt: Maktabah Muṣṭafa al Bābī al Ḥalabī, 2nd Edition, 1975), Ḥadīth # 767

[34] مفتی محمد رضوان، جانوروں کے حقوق و اداب، ص: ۱۴۹، ۱۵۰

Muftī Muḥammad Rizwan, *Jānwaroon k Ḥaqūq o Ādāb*, 0: 149, 150

[35] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، حدیث نمبر: ۱۱۹۸

Muslim bin Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth # 1198

[36] البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، حدیث نمبر: ۳۳۲۳

Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, *Ṣaḥīḥ Al Bukhārī*, Ḥadīth # 3323

[37] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، حدیث نمبر: ۴۱۰۴

Muslim bin Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth # 4104

[38] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، حدیث نمبر: ۴۱۰۱

Muslim bin Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth # 4101

[39] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، حدیث نمبر: ۱۱۹۸

Muslim bin Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth # 1198

[40] ابو یعلی، مسند ابی یعلیٰ، حدیث نمبر: ۵۵۴۴

Ab ū Ya'la, *Musnad Abī Ya'la*, Ḥadīth # 5544

[41] ابن خزیمہ، صحیح ابن خزیمہ، حدیث: ۲۶۶۶

Ibn Khuzaymah, *Ṣaḥīḥ Ibn Khuzaymah*, Ḥadīth # 2666

[42] الطحاوی، شرح معانی الاثار، ۲: ۱۶۶

Al Ṭaḥāwī, *Sharḥ Ma'ānī al Āthār*, 2: 166

[43] البخاری، صحیح البخاری، حدیث نمبر: ۳۳۰۷

Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, *Ṣaḥīḥ Al Bukhārī*, Ḥadīth # 3307

[44] البخاری، صحیح البخاری، حدیث نمبر: ۳۳۵۹

Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, *Ṣaḥīḥ Al Bukhārī*, Ḥadīth # 3359

[45] السرخسی، محمد بن احمد، المبسوط، دار المعرفۃ بیروت، ۱۹۹۳ء، ۴: ۹۰

Al Sarakhsī, Muḥammad bin Aḥmad, *Al Mabsūṭ*, (Beirut: Dār al Ma'rifah, 1993), 4: 90

[46] انور شاہ کشمیری، العرف الشذی، دار التراث العربی بیروت، طبع اول، ۲۰۰۴ء، ۲: ۲۳۲

Anwar Shah Kashmīrī, *Al 'Urf al Shadhī,* (Beirut: Dār al Turāth al 'Arabī, 1st Edition, 2004), 2: 232

47 العینی، محمود بن احمد، عمدۃ القاری، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۰: ۱۷۸ – ۱۸۰

Al 'Aynī, Maḥmūd bin Aḥmad, *'Umda tul Qārī,* (Beirut: Dār Iḥyā' al Turath al 'Arabī), 10: 178 - 180

48 البیہقی، احمد بن حسین، السنن الکبری، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع سوم، ۲۰۰۳ء، حدیث نمبر: ۱۰۳۴۹

Al Bayhaqī, Aḥmad bin Ḥusain, *Al Sunan al Kubra,* (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 3rd Edition, 2003), Ḥadīth # 10349

49 مفتی محمد رضوان، جانوروں کے حقوق وآداب، ص: ۱۲۹

Muftī Muḥammad Rizwan, *Jānwaroon k Ḥaqūq o Ādāb*, p: 129

50 ابن عابدین، محمد امین بن عمر، العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ، دار المعرفۃ، ۲: ۳۲۷

Ibn 'Ābidīn, Muḥammad Amīn bin 'Umar, *Al 'Uqūd al Duriyah fī Tanqīḥ al Fatāwa al Ḥāmadiyyah,* (Dār al Ma'rifah), 2: 327

51 ملا علی قاری، مرقاۃ المفاتیح، ۷: ۲۶۶۰

Mulla 'Alī Qārī, *Mirqāt al Mafātīḥ*, 7: 2660

52 سورۃ الانعام: 38

Sūrah al An'ām, 38

53 سورۃ الاسراء: 44

Sūrah al Isrā', 44

54 ملا علی قاری، مرقاۃ المفاتیح، ۷: ۲۶۶۱

Mulla 'Alī Qārī, *Mirqāt al Mafātīḥ*, Ḥadīth # 7: 2661

55 ابو داؤد، سنن ابی داؤد، حدیث نمبر: ۲۸۵۴

Abū Dāwūd, Sulaymān bin Asha'th, *Al Sunan*, Ḥadīth # 2854

56 الخطابی، حمد بن محمد، معالم السنن، المطبعۃ العلمیۃ حلب، طبع اول، ۱۹۳۲ء، ۴: ۲۸۹

Al Khiṭābī, Ḥamd bin Muḥammad, *Ma'ālim al Sunan,* (Aleppo: Al Maṭba'ah al 'Ilmiyyah,, 1st Edition, 1932), 4: 289

57 الکحلانی، محمد بن اسماعیل، سبل السلام، دار الحدیث، ۱: ۶۲۴

Al Kaḥlānī, Muḥammad bin Ismā'īl, *Subul al Salām,* (Dār al Ḥadīth), 1: 624

58 الشوکانی، محمد بن علی، نیل الاوطار، دار الحدیث مصر، طبع اول، ۱۹۹۳ء، ۵: ۳۲ – ۳۴

Al Shawkānī, Muḥammad bin 'Alī, *Nayl al Awṭār,* (Egypt: Dār al Ḥadīth, 1st Edition, 1993), 5: 32 - 34

59 انور شاہ کشمیری، العرف الشذی، ۲: ۲۳۲

Anwar Shah Kashmīrī, *Al 'Urf al Shadhī*, 2: 232

60 مبارکپوری، عبید اللہ بن محمد عبد السلام، مرعاۃ المفاتیح، ادارۃ البحوث العلمیۃ، الجامعۃ السلفیۃ بنارس، طبع سوم، ۱۹۸۴ء، ۹: ۴۰۷

Mubarakpūrī, 'Ubaidullah bin Muḥammad 'Abd al Salām, *Mir'ā tul Mafātīḥ,* (Banaras: Idarah al Buḥūth al 'Ilmiyyah, 3rd Edition, 1984), 9: 407

61 انور شاہ کشمیری، فیض الباری شرح صحیح البخاری، دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۲۰۰۵ء، ۳: ۲۹۷

Anwar Shah Kashmīrī, *Fayḍ al Bārī,* (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 2005), 3: 297

[62] لجنتہ علماء، الفتاوی الہندیۃ، ۵: ۳۶۱
Committee of 'Ulamā', *Al Fatāwa al Hindiyyah*, 5: 361

[63] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، حدیث نمبر: ۷۱۵۰
Muslim bin Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth # 7150

[64] مفتی محمد رضوان، جانوروں کے حقوق و اداب، ص: ۱۷
Muftī Muḥammad Rizwan, *Jānwaroon k Ḥaqūq o Ādāb*, p: 17

[65] البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، حدیث نمبر: ۵۵۵۴
Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, *Ṣaḥīḥ Al Bukhārī*, Ḥadīth # 5554

[66] ابو داؤد، سنن ابی داؤد، حدیث نمبر: ۴۹۴۳
Abū Dāwūd, Sulaymān bin Asha'th, *Al Sunan*, Ḥadīth # 4943

[67] ملا علی قاری، مرقاۃ المفاتیح، ۸: ۳۱۱۳
Mulla 'Alī Qārī, *Mirqāt al Mafātīḥ*, 8: 3113

[68] مفتی محمد رضوان، جانوروں کے حقوق و اداب، ص: ۱۸
Muftī Muḥammad Rizwan, *Jānwaroon k Ḥaqūq o Ādāb*, p: 18

[69] الترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، حدیث نمبر: ۱۸۴۶
Al Tirmadhī, Muḥammad bin 'Esa, *Al Sunan*, Ḥadīth # 1846

[70] البخاری، محمد بن اسماعیل، الادب المفرد بالتعلیقات، حدیث نمبر: ۳۸۱
Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, *Al Adab al Mufrad,* Ḥadīth # 381

[71] ابو داؤد، سنن ابی داؤد، حدیث نمبر: ۲۵۵۰
Abū Dāwūd, Sulaymān bin Asha'th, *Al Sunan*, Ḥadīth # 2550

[72] مفتی محمد رضوان، جانوروں کے حقوق و اداب، ص: ۲۱
Muftī Muḥammad Rizwan, *Jānwaroon k Ḥaqūq o Ādāb*, p: 21

[73] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، حدیث نمبر: ۱۹۵۵
Muslim bin Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth # 1955

[74] البیہقی، احمد بن حسین، شعب الایمان، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع ریاض، طبع اول، ۲۰۰۳ء، حدیث نمبر: ۴۸۲۴
Al Bayhaqī, Aḥmad bin Ḥusayn, *Shu'ab al Eīmān*, (Riyadh: Maktabah al Rushd lil Nashr wal Tawzī', 1st Edition, 2003), Ḥadīth # 4824

[75] مفتی محمد رضوان، جانوروں کے حقوق و اداب، ص: ۲۲
Muftī Muḥammad Rizwan, *Jānwaroon k Ḥaqūq o Ādāb*, p: 22

[76] الحاکم، محمد بن عبد اللہ، المستدرک علی الصحیحین، دار الکتب العلمیۃ بیروت، طبع اول، ۱۹۹۰ء، حدیث نمبر: ۳۲۳۱
Al Ḥākim, Muḥammad bin 'Abdullah, *Al Mustadrak 'Ala al Ṣaḥīḥyn*, (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1st Edition, 1990), Ḥadīth # 3231

[77] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، حدیث نمبر: ۲۲۴۵
Muslim bin Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth # 2245

[78] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، حدیث نمبر: ۲۲۴۴
Muslim bin Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth # 2244

[79] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، حدیث نمبر: ۲۲۴۲
Muslim bin Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth # 2242

[80] ابن عابدین، محمد امین بن عمر، رد المحتار علی الدر المختار، دار الفکر بیروت، طبع ثانی، ۱۹۹۲ء، ۶: ۷۵۲
Ibn ʻĀbidīn, Muḥammad Amīn bin ʻUmar, *Radd al Muḥtār,* (Beirut: Dār al Fikr, 2nd Edition, 1992), 6: 752

[81] الزیلعی، عثمان بن علی، تبیین الحقائق، المطبعۃ الکبری الامیریۃ قاہرہ، طبع اول، ۱۳۱۳ھ، ۶: ۲۲۷
Al Zaylaʻī, Usmān bin ʻAlī, *Tabyīn al Ḥaqāʼiq,* (Cairo: Al Maṭbaʻah al Kubra al Amīriyyah, 1st Edition, 1313), 6: 227

[82] الترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، حدیث نمبر: ۱۷۰۹
Al Tirmadhī, Muḥammad bin ʻEsa, *Al Sunan*, Ḥadīth # 1709

[83] النسائی، احمد بن شعیب، السنن الکبری، حدیث نمبر: ۴۳۶۰
Al Nasaʼī, Aḥmad bin Shoʻayb, *Al Sunan al Kubra*, Ḥadīth # 4360

[84] احمد بن حنبل، مسند احمد، حدیث نمبر: ۱۹۴۷۰
Aḥmad bin Hambal, *Al Musnad*, Ḥadīth # 19470

[85] الطبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر، حدیث نمبر: ۱۸۰۹۵
Al Ṭabrānī, Sulaymān bin Aḥmad, *Al Muʻjam al Kabīr*, Ḥadīth # 18095

[86] ابن ابی شیبۃ، عبداللہ بن محمد، المصنف فی الاحادیث والاثار، حدیث نمبر: ۲۰۲۲۱
Ibn Abī Shaybah, *Al Muṣannaf fil Aḥādīth wal Āthār*, Ḥadīth # 20221

[87] ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، حدیث نمبر: ۵۲۶۹
Abū Dāwūd, Sulaymān bin Ashaʻth, *Al Sunan*, 5269

[88] ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، دار الرسالۃ العالمیۃ، طبع اول، ۲۰۰۹ء، حدیث نمبر: ۳۲۱۴
Ibn Mājah, Muḥammad bin Mājah, *Sunan Ibn Mājah,* (Dār al Risālah al ʻĀ lamiyyah, 1st Edition, 2009), Ḥadīth # 3214

[89] ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، حدیث نمبر: ۲۵۵۰
Abū Dāwūd, Sulaymān bin Ashaʻth, *Al Sunan*, 2550

[90] البخاری، محمد بن اسماعیل، الادب المفرد بالتعلیقات، حدیث نمبر: ۵۵۴۱
Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismāʻīl, *Al Adab al Mufrad,* Ḥadīth # 5541

[91] البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۵۵۱۵
Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismāʻīl, *Ṣaḥīḥ al Bukhārī,* Ḥadīth # 5515

[92] مفتی محمد رضوان، جانوروں کے حقوق وآداب، ص: ۸۱، ۸۲
Muftī Muḥammad Rizwan, *Jānwaroon k Ḥaqūq o Ādāb*, p: 81, 82

[93] تھانوی، اشرف علی، امداد الفتاوی (جدید)، زکریا بک ڈپو دیوبند، سہارنپور، انڈیا، ۱: ۳۱۷
Ashraf ʻAlī Thānawī, *Imdād al Fatāwa (Jadīd),* (India: Zakariyya Book Depot, Saharanpur), 1: 317

[94] تھانوی، اشرف علی، بہشتی زیور، توصیف پبلیکیشنز، لاہور، ۹: ۹۸
Ashraf ʻAlī Thānawī, *Baheshtī Zaywar,* (Lahore: Touseef Publications), 9: 98

[95] ابن عابدین، محمد امین بن عمر، رد المحتار علی الدر المختار، ۱: ۳۶۶
Ibn ʻĀbidīn, Muḥammad Amīn bin ʻUmar, *Radd al Muḥtār,* 1: 366

[96] لاجپوری، مفتی سید عبد الرحیم، فتاویٰ رحیمیہ، دار الاشاعت کراچی، ۲۰۰۹ء، ۴: ۵۴
Lājpūrī, Muftī Syed ʻAbd al Raḥīm, *Fatāwa Raḥimiyyah,* (Karachi: Dār al Ashāʻat, 2009),

4: 54

97 ابن عابدین، محمد امین بن عمر، رد المحتار علی الدر المختار، ۱: ۲۹۱ – ۳۰۰

Ibn ʻĀbidīn, Muḥammad Amīn bin ʻUmar, *Radd al Muḥtār*, 1: 291 - 300

98 سورۃ الانعام: ۱۴۲، ۱۴۳

Sūrah al An'ām, 142, 143

99 سورۃ النحل: ۵ – ۸

Sūrah al Naḥal, 5 - 7

100 سورۃ النحل: ۸۰

Sūrah al Naḥal, 80

101 سورۃ الحج: ۱۸

Sūrah al Ḥajj, 18

102 سورۃ المومنون: ۲۱

Sūrah al Mu'minūn, 21

103 سورۃ المومنون: ۷۹ – ۸۱، سورۃ الزخرف: ۱۲ – ۱۴، سورۃ یٰس: ۷۱ – ۷۳

Sūrah al Mu'minūn, 79 – 81. Sūrah al Zukhruf, 12 -14. Sūrah Yāsīn, 71 - 73

104 نصر، حسین سید، اسلام اینڈ انوائر ونمنٹ، دہلی، ۱۹۹۷ء، ص: ۱۷

Ḥusayn Syed Naṣr, *Islam and Environment*, (Delhi: 1997), p: 17

105 خان، احسان اللہ خان، سائنس اسلام اینڈ ماڈرن ایج، دہلی، ۱۹۸۰ء، ص: ۵۴

Iḥsānullah Khan, *Science, Islam and Modernage*, (Delhi: 1980), p: 54

106 نصر، حسین سید، اسلام اینڈ انوائر ونمنٹ، ص: ۲۲، ۲۳

Ḥusayn Syed Naṣr, *Islam and Environment*, p: 22, 23

107 عبد الحمید، اسلام اینڈ انوائر ونمنٹ، دہلی، ص: ۶۴

ʻAbd al Ḥamīd, *Islam and Environment*, (Delhi), p: 64

108 ایضاً، ص: ۶۵ – ۶۹

Ibid., p: 65 - 69

109 www.livescience.com, Retrieved on 31-7-2018, 2:33 PM

110 Plants and Animals in the Environment, Kean University Continuing Education و* Implementing the Science Standards K-4

111 https://www.bbc.com/urdu/science, Retrieved on 31-7-18

112 https://urdu.arynews.tv/scientists-develop-scorpion-milking-machine/ Retrieved on 1-8-18, 11:01 PM

113 www.ebnmaryam.com, www.helium.com

114 Jules Howard, Imagine a World Without Animals. You will soon see how much we need them, The Guardian view Columnists.

115 www.mazameen.com, Retrieved on 1-8-18, 11:16 PM

116 www.ncbi.nlm.nih.gov, www.shmoop.com, Retrieved on 7-8-18, 11:08 AM